

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو دو

رسول کے سہ گانہ اطلاقات: نبوی حرکیات کا انکشاف

Jeff Pippenger

2024-02-29

ایلیاہ کے سہ گانہ اطلاق کا تعلق پیغام، پیغامبر اور تحریک سے ہے، اور یہ اُس زمانے میں واقع ہوتا ہے جو خدا کی تنفیذی عدالت کا دور ہے، جس کا آغاز ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون سے ہوتا ہے اور جو مہلت کے اختتام تک جاری رہتا ہے۔ تنفیذی عدالت اُس مدت سے شدت اختیار کرتی ہے جب خدا کی عدالت رحمت کے ساتھ ملی ہوتی ہے، یہاں تک کہ اُس وقت جب سات آخری آفتوں میں اُس کی سزائیں بغیر رحمت کے نازل کی جاتی ہیں۔

وہ پیغامبر جو عہد کے رسول کے لیے راہ ہموار کرتا ہے، اس کی تین گانہ تطبیق خدا کی تحقیقی عدالت کے اختتامی دور میں پیغام، پیغامبر اور تحریک سے متعلق ہے، اور یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے کی نشاندہی کرتی ہے۔ وہ زمانہ امریکہ میں عنقریب آنے والے اتوار کے قانون پر ختم ہو جاتا ہے، جب خدا کے تنفیذی فیصلے شروع ہوتے ہیں۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے نے مسیح کے لیے راستہ تیار کیا، جو عہد کا پیامبر ہے، تاکہ دانی ایل باب نو، آیت ستائیس کی تکمیل میں وہ عہد کی توثیق کرے۔ یوں کرتے ہوئے اُس نے مسیح کے لیے یہ بھی راستہ تیار کیا کہ وہ یکایک اپنے بیکل میں آئے اور لاوی کے بیٹوں کو پاک کرے، جو اُس نے اپنی ساڑھے تین برس کی خدمت کے آغاز اور اختتام پر کیا۔ ظاہری بیکل کی تطہیر اُس کے اُن لوگوں کی روح کے بیکل کو پاک کرنے کے کام کی علامت تھی جن کی نمائندگی "لاوی کے بیٹے" سے کی گئی ہے۔

بیکل کو پاک کرنے کا اس کا حقیقی عمل پیشگوئی کی تکمیل تھا، اور جب اس نے یوحنا باب دو، آیت تیرہ سے بائیس میں یہ کام انجام دیا، تو روح القدس نے شاگردوں کو پرانے عہد نامے کی ایک عبارت یاد دلانی جو ملاکی باب تین کی تکمیل میں شاگردوں کو پاک کرنے اور ان کی کھوٹ دور کرنے کے اس کے کام کا حصہ تھی۔

انجیل یوحنا کے اس مقام میں، مسیح نے واضح کیا کہ جب اُس کے جسم کی بیکل ڈھا دی جائے گی تو وہ اسے تین دن میں پھر اٹھا کھڑا کرے گا۔ چون و چرا کرنے والے یہودیوں نے یہ بھی کہا کہ ظاہری بیکل کی تعمیر نو، جسے ہیرودیس نے کروایا تھا اور جو اسی سال مکمل ہوئی تھی، چھیالیس برس میں ہوئی تھی۔ یسوع اپنے شاگردوں کو ایک ایسی مثال کے ذریعے پاک کر رہا تھا جو کلام نبوی سے وابستہ اصولوں میں سے ایک کی تھی، جنہیں اُس نے فرشتوں، روح القدس اور انبیا کے کام کے وسیلہ سے اپنے کلام میں قائم کر رکھا تھا۔

اس نے یہ پیغمبرانہ مثال پیش کی کہ حرفی چیز روحانی کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس نے عدد "چھیالیس" کی نبوی کلید کو بیکل کی علامت کے طور پر قائم کیا۔ "چھیالیس" وہ دنوں کی تعداد تھی جتنے دن موسیٰ پہاڑ پر بیکل کے بارے میں ہدایات وصول کرتے رہے۔ "چھیالیس" کروموسومز کی تعداد ہے جو انسانی بیکل کی تشکیل کرتی ہے۔ "چھیالیس" برس (1798 تا 1844) وہ مدت ہے جو اس روحانی بیکل کی بحالی میں پوری ہوئی جسے پہلے بت پرستی اور پھر پاپائیت نے پامال کر دیا تھا۔

بیکل کی دو تطہیریں اس علامتی مفہوم کو شامل کرتی ہیں کہ تین دن چھیالیس سال کے برابر ہیں۔ اس میں یہ اصول شامل ہے کہ حرفی چیز روحانی کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ نبوت کی تکمیل بھی تھی اور نبوت کی ایک پیشین گوئی بھی۔ یہ دونوں تطہیریں ایک ایسی سچائی کی نمائندگی کرتی

ہیں جسے ایک طبقہ غلط سمجھتا ہے اور جو دوسرے طبقے پر منکشف کی جاتی ہے۔

دو تہپیریوں اُس عرصے کی نشاندہی کرتی ہیں جب خدا کی کلیسیا اس حد تک بگڑ چکی ہوتی ہے کہ وہ "زناکار افعیوں کی نسل" بن جاتی ہے، جو ایک نشان کی تلاش میں ہے، حالانکہ نشان انہیں براہ راست سمجھایا جا رہا ہے، کیونکہ دیا جانے والا واحد نشان اُس ہیکل کی بربادی کا نشان ہے جسے تین دن میں پھر سے قائم کیا جاتا ہے۔

اے افعیوں کی اولاد، تم جو بُرے ہو نیک باتیں کیسے کہہ سکتے ہو؟ کیونکہ دل کی فراوانی سے ہی منہ بولتا ہے۔ ... پھر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب دے کر کہا، اے استاد، ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اُس نے جواب میں اُن سے کہا، بری اور زانی نسل نشان مانگتی ہے، اور اسے کوئی نشان نہ دیا جائے گا سوائے نبی یونس کے نشان کے؛ کیونکہ جس طرح یونس تین دن اور تین رات بڑی مچھلی کے پیٹ میں رہا، اسی طرح ابن آدم تین دن اور تین رات زمین کے دل میں رہے گا۔ متی 12:34، 38-40۔

پیشگوئی کے یہ تمام پہلو عہد کے رسول کے اپنی ہیکل میں اچانک آنے کے تینوں بار پورا ہونے میں نظر آتے ہیں، جیسے اُس نے یوحنا کے دوسرے باب میں کیا تھا۔

اور یہودیوں کا فصیح نزدیک تھا، اور یسوع یروشلم کو گیا، اور ہیکل میں اُس نے بیل اور بھیڑیں اور کبوتر بیچنے والوں کو، اور روپیہ بدلنے والوں کو بیٹھ بٹھ پوئے پایا۔ اور جب اُس نے چھوٹی رسیوں کا ایک کوڑا بنایا تو اُن سب کو ہیکل سے نکال دیا، اور بھیڑوں اور بیلوں کو بھی؛ اور روپیہ بدلنے والوں کا روپیہ بکھیر دیا اور میزیں الٹ دیں۔ اور کبوتر بیچنے والوں سے کہا، یہ چیزیں یہاں سے لے جاؤ؛ میرے باپ کے گھر کو بازار نہ بناؤ۔ اور اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ لکھا ہے، تیرے گھر کی غیرت نے مجھ کھا لیا ہے۔ تب یہودیوں نے جواب دے کر اُس سے کہا، چونکہ تو یہ کام کرتا ہے، تو ہمیں کیا نشان دکھاتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا اور اُن سے کہا، اس ہیکل کو گرا دو، اور میں اسے تین دن میں پھر کھڑا کر دوں گا۔ تب یہودیوں نے کہا، اس ہیکل کو بننے میں چھیالیس برس لگے ہیں، اور کیا تو اسے تین دن میں کھڑا کرے گا؟ لیکن وہ اپنے بدن کی ہیکل کے بارے میں کہہ رہا تھا۔ پس جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا، تو اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے یہ بات اُن سے کہی تھی؛ اور انہوں نے کتاب مقدس اور اُس کلام پر ایمان لایا جو یسوع نے کہا تھا۔ یوحنا 2:13-22۔

عہد کا پیغامبر مقرر تھا کہ بنی لاوی کو "چاندی"—جو خدا کے کلام کی نمائندگی کرتی ہے—اور "سونا"—جو ایمان کی نمائندگی کرتا ہے—کی مانند پاک کرے اور ان کا کھوٹ نکالے۔ عہد کا پیغامبر اپنے نبوتی "کلام" پر ان کے "ایمان" میں اضافہ کر کے اپنے شاگردوں کو پاک کرے گا۔ وہ نبوتی کلام پاک کرنے کے لیے تھا، مگر کھوٹ نکالنے کے لیے بھی۔ اس کا نبوتی کلام ہمیشہ ایک آزمائش کی حیثیت رکھتا ہے، اور اسی نبوتی کلام کے ذریعے اس دور میں بنی لاوی کا کھوٹ نکالا جاتا ہے جب وہ اچانک اپنی ہیکل میں آتا ہے۔

"جس کے ہاتھ میں اُس کا چھاج ہے، اور وہ اپنے کھلیان کو اچھی طرح صاف کرے گا، اور اپنے گہیوں کو کوٹھے میں جمع کرے گا۔" متی 3:12۔ یہ پاک کرنے کے اوقات میں سے ایک وقت تھا۔ کلام حق کے ذریعے بھوسہ گہیوں سے جدا کیا جا رہا تھا۔ چونکہ وہ ملامت کو قبول کرنے کے لیے حد سے زیادہ باطل فخر اور خودراستی میں مبتلا تھے، اور فروتنی کی زندگی کو اختیار کرنے کے لیے حد سے زیادہ دنیا پرست، اس لیے بہت سے لوگ یسوع سے پھر گئے۔ آج بھی بہت سے لوگ یہی کر رہے ہیں۔ آج جانوں کی آزمائش اسی طرح ہو رہی ہے جیسے کفرنحوم کے عبادت خانے میں اُن شاگردوں کی ہوئی تھی۔ جب سچائی کو دل پر نافذ کیا جاتا ہے تو وہ دیکھتے ہیں کہ اُن کی زندگیاں خدا کی مرضی کے مطابق نہیں ہیں۔ وہ اپنے اندر ایک کامل تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں؛ لیکن وہ اس خودانکاری کے کام کو ہاتھ میں لینے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ اس لیے جب اُن کے گناہ آشکار کیے جاتے ہیں تو وہ غضب ناک ہو جاتے ہیں۔ وہ ٹھوکر کھا کر چلے جاتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے شاگرد یسوع کو

چھوڑ کر بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے تھے، 'یہ کلام سخت ہے؛ اسے کون سن سکتا ہے؟' The Desire of Ages, 392

کفرنحوم کی "یہودی عبادت گاہ" میں "جن نفوس کی آزمائش ہوئی" انہوں نے یہ سمجھنے سے انکار کیا کہ جب مسیح نے انہیں کہا کہ تمہیں میرا گوشت کھانا اور میرا خون پینا ہے، تو وہ ایک روحانی سچائی پہنچانے کے لیے اپنے حقیقی جسم کو بطور علامت استعمال کر رہے تھے۔ یہ بالکل وہی نبوی تمثیل تھی جو انہوں نے یوحنا کے دوسرے باب میں ہیکل کے بارے میں کی تھی۔ جب اس اصول—کہ حرفی روحانی پر مقدم ہوتا ہے اور اس کی نمائندگی کرتا ہے—کو "سخت بات" سمجھا گیا جیسے وہ "سننے" پر آمادہ نہ تھے، تو وہ پلٹ گئے اور پھر کبھی اس کے ساتھ نہ چلے۔ یہ واقعہ یوحنا باب چھ، آیت چھیاسٹھ (666) میں درج ہے، جو عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتا ہے، جس کی علامت 22 اکتوبر 1844 تھی، اور جس کی علامت بدلے میں کلوری کی صلیب تھی۔

اس وقت سے اس کے بہت سے شاگرد واپس چلے گئے اور پھر اس کے ساتھ نہ چلے۔ یوحنا 6:66

یوحنا کے دوسرے باب میں، روح القدس نے شاگردوں کے ذہنوں کو اس پیشگوئی کی 'یاد' دلائی جو خدا کی غیرت کو بیان کرتی ہے، اور عبرانی اور یونانی دونوں زبانوں میں 'zealous' اور 'jealous' کے لیے ایک ہی لفظ استعمال ہوتا ہے۔

کیونکہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی ہے؛ اور جو تیری ملامت کرتے تھے اُن کی ملامتیں مجھ پر پڑی ہیں۔ زیور 69:9

خدا کی غیرت، یعنی اس کا غیور ہونا، خدا کے کردار کے اس پہلو کی نمائندگی کرتی ہے کہ وہ غیور خدا ہے، جس کی غیرت اُن پر تیسری اور چوتھی پشت تک ظاہر ہوتی ہے جو اس سے عداوت رکھتے ہیں۔ یوحنا کے دوسرے باب میں روح القدس یہ واضح کر رہا تھا کہ عہد کے رسول کے وسیلے سے انجام دی گئی تطہیر چوتھی اور آخری پشت میں وقوع پذیر ہوتی ہے، اگرچہ جب آخری پشت کا پیالہ بھر جاتا ہے تو تیسری پشت کے کچھ لوگ ہمیشہ باقی رہتے ہیں۔ وہ پشت زناکار ہے، افعی کی اولاد۔

موسیٰ نے چوتھی نسل کی نمائندگی کی، اور اسی وقت موسیٰ نے چھیالیس دنوں تک ہیکل کی تعمیر کے بارے میں ہدایات حاصل کیں۔ انہی دنوں انہوں نے شریعت حاصل کی، جس کے دوسرے حکم میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ خدا کی غیرت تیسری اور چوتھی نسلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

اور اُس نے ابرام سے کہا، یقین جان کہ تیری نسل ایک ایسی زمین میں پر دیسی ہوگی جو اُن کی نہیں، اور وہ اُن کی خدمت کریں گے؛ اور وہ اُن کو چار سو برس تک ستائیں گے۔ اور اُس قوم کو بھی جس کی وہ خدمت کریں گے میں سزا دوں گا، اور اس کے بعد وہ بہت سا مال و دولت لے کر نکلیں گے۔ اور تو سلامتی سے اپنے باپ دادا کے پاس جائے گا؛ تو اچھے بڑھاپے میں دفن ہوگا۔ لیکن چوتھی پشت میں وہ پھر یہاں لوٹ آئیں گے، کیونکہ اموریوں کی بدی ابھی پوری نہیں ہوئی۔ پیدائش 16-15:13

قدیم اسرائیل کی آخری نسل میں مسیحی کلیسیا کا وہ ہیکل قائم کیا گیا جیسے پطرس نے 'روحانی گھر' کہا۔ اس تاریخ کے دوران خدا نے اپنی غیرت دو بار ظاہر کی، جب اُس نے اپنے جوش میں ہیکل کو پاک کیا۔ 1844 میں خدا نے ملرائیٹوں کا روحانی ہیکل قائم کیا، اور ایک بار پھر اُس نے سابق منتخب قوم کو نظرانداز کیا۔ اس تاریخ میں عہد کا قاصد 22 اکتوبر 1844 کو اچانک آ گیا۔

اس کے ظہور کے لیے ولیم ملر کی خدمات کے ذریعے تیاری کی گئی تھی۔ جیسے جیسے پروٹسٹنٹ اور ملرائیٹس 22 اکتوبر 1844 کے قریب آئے، دو طبقات کی آزمائش ہوئی۔ پروٹسٹنٹوں کی آزمائش وقت انجام میں پہلے فرشتے کی آمد کے ساتھ 1798 میں آپہنچی۔ جب "لاوی کے بیٹوں کو پاک کرنا اور صاف کرنا" والا پیغام 1831 میں باقاعدہ بنایا گیا، تو پروٹسٹنٹوں کی آزمائش اس وقت شروع ہوئی جب پہلے

فرشتے کے پیغام کو 11 اگست 1840 کو قوت بخشی گئی۔ 19 اپریل 1844 کو پروٹسٹنٹ اس آزمائش میں ناکام ہو گئے، اور بابل کی بیٹیاں بن گئے۔

تب دوسرا فرشتہ آیا اور ملرائٹس کے ایمان کی آزمائش ہوئی، اور تزکیہ اور چھانٹی مکمل ہو گئیں۔ جب بارہ اگست سے سترہ اگست تک ایگزپٹر کیمپ میٹنگ میں دوسرے فرشتے کے پیغام کو تقویت ملی، تو ملرائٹس میں دانشمندوں اور نادانوں کی جدائی کی آزمائش مکمل ہوئی۔

داناؤں اور نادانوں کے درمیان فرق وہ تیل تھا، جو آدھی رات کی پکار کا نبوتی پیغام تھا۔ جب تیسرا فرشتہ 22 اکتوبر 1844 کو آیا، تو ہیکل (چھیالیس برس میں) تعمیر ہو چکا تھا۔ اسی وقت پیامبر عہد اچانک اپنے ہیکل میں آ پہنچا۔

"مسیح کا ہمارے سردار کاہن کے طور پر مقدس ترین مقام میں آنا، تاکہ مقدس کی تطہیر ہو، جیسا کہ دانی ایل 8:14 میں دکھایا گیا ہے؛ ابن آدم کا ایام قدیم کے حضور آنا، جیسا کہ دانی ایل 7:13 میں پیش کیا گیا ہے؛ اور خداوند کا اپنے ہیکل میں آنا، جس کی پیشین گوئی ملاکی نے کی ہے، یہ سب ایک ہی واقعہ کی توصیفات ہیں؛ اور اسی واقعہ کی نمائندگی اُس دولہے کے شادی میں آنے سے بھی کی گئی ہے، جسے مسیح نے متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل میں بیان کیا ہے۔" دی گریٹ کانٹروورسی، 426۔

اسی وقت عہد کے قاصد نے ملر کے شاگردوں کی تطہیر و تزکیہ کا اپنا کام شروع کیا، جنہیں ملاکی کے تیسرے باب میں بنی لاوی کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔

بہت سے وہ لوگ جو پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات کے زیر اثر دلہا سے ملنے کے لیے نکلے تھے، انہوں نے تیسرے، یعنی دنیا کو دیا جانے والا آخری آزمائشی پیغام، قبول کرنے سے انکار کر دیا، اور جب آخری پکار دی جائے گی تو اسی طرح کا رویہ اختیار کیا جائے گا۔

اس تمثیل کے ہر پہلو کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ ہماری نمائندگی یا تو دانشمند کنواریوں سے کی گئی ہے یا نادان کنواریوں سے۔ 31، Review and Herald، اکتوبر، 1899۔

جب 11 اگست 1840 کو پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی گئی تو بڑی تعداد میں لوگ ملرائٹس تحریک میں شامل ہو گئے۔ پھر 19 اپریل 1844 کو ایک بڑا طبقہ تحریک سے الگ ہو گیا۔ 22 اکتوبر 1844 کو روایتی خیال یہ ہے کہ تقریباً پچاس نفوس ایمان کے وسیلہ قدس الاقداس میں داخل ہوئے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ ابتدا میں تیسرے فرشتے کی روشنی کی پیروی کرنے والوں کی تعداد تقریباً پچاس نفوس تھی، تو اس کا کیا مطلب ہے جب ہمیں بتایا جاتا ہے کہ "بہت سے" جنہوں نے پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات قبول کیے تھے، "تیسرے، آخری آزمائشی پیغام" کو رد کر دیا؟

عہد کا پیامبر اچانک اُس کی ہیکل میں آیا اور آسمانی مقدس کی روشنی اور تیسرے فرشتے کا پیغام اُن پچاس پر کھول دیا جو آگے بڑھ کر تیسرے فرشتے کے تجربے میں داخل ہوئے، مگر ابتدا میں وہ منتشر تھے۔ تب ان کی مایوسی پہلی مایوسی سے بڑھ کر تھی، اگرچہ سسٹر وانٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ ان کی مایوسی صلیب کے بعد شاگردوں کی مایوسی جتنی بڑی نہ تھی۔

دونوں متوازی تاریخی ادوار میں، مسیح نے مایوس لوگوں کے سامنے اپنے نبوی کلام کو آشکار فرمایا، اور 1850 تک سسٹر وانٹ بیان کرتی ہیں کہ انہیں دکھایا گیا کہ اُس وقت خداوند اپنی قوم کو جمع کرنے کے لیے پھر اپنا ہاتھ بڑھا رہا تھا۔

23 ستمبر، [1850] کو خداوند نے مجھے دکھایا کہ اس نے اپنی قوم کے بقیہ کو واپس لانے کے لیے دوسری بار اپنا ہاتھ بڑھایا ہے، اور یہ کہ اس جمع کرنے کے وقت کوششوں کو دگنا کرنا چاہیے۔ بکھیرنے کے زمانے میں اسرائیل مارا گیا اور چاک کیا گیا؛ مگر اب جمع کرنے کے زمانے میں خدا اپنی

قوم کو شفا دے گا اور باندھ دے گا۔ بکھیرنے کے وقت سچائی کو پھیلانے کے لیے کی گئی کوششوں کا بہت کم اثر ہوا، بہت کم یا کچھ بھی حاصل نہ ہوا؛ لیکن جمع کرنے کے وقت، جب خدا نے اپنی قوم کو جمع کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا، سچائی کو پھیلانے کی کوششیں اپنا مطلوبہ اثر پیدا کریں گی۔ سب کو اس کام میں متحد اور پرجوش ہونا چاہیے۔ میں نے دیکھا کہ یہ شرم کی بات ہے کہ کوئی اب جمع کرنے کے وقت ہماری راہنمائی کے لیے مثالیں لینے کو بکھیرنے کے زمانے کا حوالہ دے؛ کیونکہ اگر خدا اب ہمارے لیے اُس سے زیادہ کچھ نہ کرے جو اُس نے تب کیا تھا، تو اسرائیل کبھی جمع نہ ہو۔ جس طرح سچائی کا منادی کرنا ضروری ہے، اسی طرح اس کا پرچے میں شائع ہونا بھی ضروری ہے۔ 1، Review and Herald، نومبر، 1850.

صلیب پر شاگرد بکھر گئے تھے، اور اسی واقعے کے تین دن بعد اُس نے اپنے بکھرے ہوئے شاگردوں کو جمع کرنا شروع کیا۔ 1844 کے اختتام کے تقریباً تین سال بعد مسیح نے اپنے بکھرے ہوئے ریوڑ کو جمع کرنا شروع کیا۔ اسی زمانے میں اُس نے اپنے لوگوں کی رہنمائی کی کہ وہ اشاعتی کام شروع کریں اور حبقوق کی دو تختیوں میں سے دوسری تختی شائع کریں، جو 1850 کے آخر میں تیار کی گئی، اور پھر جنوری 1851 میں ریویو اینڈ ہیرلڈ میں فروخت کے لیے پیش کی جانے لگی۔

1843 کا چارٹ اُس پیغام کی جسمانی نمائندگی تھا جس نے اُس ہیکل کو پاک کیا جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی تاریخ میں قائم کیا گیا تھا۔ تیسرے فرشتے کے آنے پر، خدا نے ارادہ کیا کہ وہ اپنا کام مکمل کرے اور اپنے لوگوں کو گھر لے جائے، لیکن انہوں نے ویسے ہی بغاوت کی جیسے قدیم اسرائیل نے کی تھی، اور پھر قدیم اور جدید دونوں اسرائیل کو بیابان میں بھٹکتے رہنے کے لیے ٹھہرا دیا گیا۔ اگر وہ ایڈونٹسٹ جنہوں نے ابتدا میں تیسرے فرشتے کی روشنی قبول کی تھی ایمان کے ساتھ آگے بڑھتے، اور اپنے پیغام کی جسمانی نمائندگی یعنی 1850 کا چارٹ ساتھ رکھتے، تو وہ یسوع کی دوسری آمد کی راہ ہموار کر سکتے تھے اور گھر جا سکتے تھے۔ مگر ان کے مقدر میں یسوع اور کالب اور دس بے وفا جاسوسوں کی تاریخ دہرانا لکھا تھا۔

اگر ایڈونٹسٹوں نے 1844 کی عظیم مایوسی کے بعد اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہتے اور خدا کی کھلتی ہوئی مشیت میں متحد ہو کر آگے بڑھتے، تیسرے فرشتے کے پیغام کو قبول کرتے اور روح القدس کی قدرت سے اسے دنیا بھر میں منادی کرتے، تو وہ خدا کی نجات دیکھتے؛ خداوند ان کی کاوشوں کے ساتھ بڑی قدرت سے کارفرما ہوتا؛ کام پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا، اور مسیح اب تک اپنے لوگوں کو ان کے اجر کے لیے لینے آچکے ہوتے۔ لیکن مایوسی کے بعد آنے والے شک اور بے یقینی کے دور میں بہت سے ظہور مسیح کے ماننے والے اپنے ایمان سے دستبردار ہو گئے۔ ... یوں کام میں رکاوٹ پڑی اور دنیا تاریکی میں چھوڑ دی گئی۔ اگر پوری ایڈونٹسٹ جماعت خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان پر متحد ہو جاتی، تو ہماری تاریخ کس قدر مختلف ہوتی! ایونجیلزم، 695.

یوحنا ہپتسمہ دینے والا اور ولیم ملرنے مسیح کے اچانک آنے اور ایسی قوم کو پاک کرنے کے لیے راہ ہموار کی جو روح القدس کی قدرت کے تحت نجات کا پیغام تمام دنیا تک پہنچائے۔ مسیح کے شاگردوں نے اپنا فریضہ انجام دیا، مگر ایڈونٹ ازم کے آغاز میں ایسا نہ ہو سکا۔ 1856 تک وہ لاودیکہ کی حالت میں گر چکے تھے، "سات زمانوں" کی ترقی یافتہ روشنی کو رد کر دیا، اور 1863 میں بڑھتی ہوئی بغاوت کے اُس عمل کا آغاز کیا جو جلد آنے والے اتوار کے قانون تک جا بڑھے گا۔ 1863 کی بغاوت کو دس جاسوسوں کی بغاوت سے مماثل کیا گیا تھا۔ بیابان میں چالیس برس بھٹکنے کے اختتام پر قدیم اسرائیل کو اسی آزمائش کے سامنے دوبارہ لا کھڑا کیا گیا، یوں جدید اسرائیل کے ابتدائی آزمائش پر دوبارہ لائے جانے کی مثال فراہم ہوئی۔

قادش میں دس جاسوسوں کی بغاوت، چالیس سال بعد پھر قادش ہی میں دہرائی گئی۔ دس جاسوسوں کی وہ بغاوت جس کے نتیجے میں بیابان میں چالیس برس کی سرگردانی لازم ہوئی، 1863 کی بغاوت کی نمائندگی کرتی ہے، جب جدید اسرائیل نے لاودیکہ کے بیابان میں اپنی ہی سرگردانی

مول لے لی۔ چالیس برس کے اختتام پر قدیم اسرائیل کو پھر قادش لایا گیا، یوں واضح ہوتا ہے کہ وہ آزمائش جس نے 1863 کی بغاوت کے وقت ملیرائٹ ایڈونٹسٹ تحریک کو چھانا تھا، وہ دوبارہ دہرائی جائے گی جب رسول عہد پھر سے اچانک اپنی بیکل میں آئے گا۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

جلعاد اور باشان کی فتح میں بہت سے لوگ ایسے تھے جنہیں وہ واقعات یاد آگئے جو قریب چالیس برس پہلے قادش میں پیش آئے تھے اور جنہوں نے اسرائیل کے مقدر میں طویل صحرائی بھٹکنا لکھ دیا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ سرزمین موعود کے بارے میں جاسوسوں کی رپورٹ بہت سے لحاظ سے درست تھی۔ شہر فصیل بند اور نہایت عظیم تھے، اور ان میں دیوقامت لوگ بستے تھے جن کے مقابلے میں عبرانی محض ہونے تھے۔ مگر اب وہ دیکھ سکتے تھے کہ ان کے باپ دادا کی ہلاکت خیز غلطی خدا کی قدرت پر عدم اعتماد کرنا تھی۔ بس اسی بات نے انہیں اس خوشنما سرزمین میں فوراً داخل ہونے سے باز رکھا تھا۔

جب وہ ابتدا میں کنعان میں داخل ہونے کی تیاری کر رہے تھے تو یہ کام اب کی نسبت کہیں کم دشوار تھا۔ خدا نے اپنی قوم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ اُس کی آواز کے تابع رہیں گے تو وہ ان کے آگے چلے گا اور ان کے لیے لڑے گا؛ اور وہ ملک کے باشندوں کو نکال بھگانے کے لیے بھڑیں بھیج دے گا۔ اطراف کی قوموں میں خوف عام طور پر بیدار نہیں ہوا تھا، اور ان کی پیش قدمی کی راہ روکنے کے لیے بہت کم تیاری کی گئی تھی۔ لیکن جب اب خداوند نے اسرائیل کو آگے بڑھنے کا حکم دیا، تو انہیں چوکس اور طاقتور دشمنوں کے خلاف پیش قدمی کرنی تھی، اور بڑی اور خوب تربیت یافتہ فوجوں سے نبرد آزمائی کرنی تھی جو ان کی آمد کی مزاحمت کے لیے تیاری کر چکی تھیں۔

"عوج اور سیحون کے ساتھ مقابلے میں قوم کو اسی آزمائش سے دوچار کیا گیا جس میں ان کے آباء اتنی نمایاں طور پر ناکام ہو گئے تھے۔ لیکن اب یہ آزمائش اُس وقت کی نسبت کہیں زیادہ سخت تھی جب خدا نے اسرائیل کو آگے بڑھنے کا حکم دیا تھا۔ جب سے انہوں نے خداوند کے نام پر آگے بڑھنے کے حکم کی تعمیل سے انکار کیا تھا، ان کے راستے کی مشکلات بہت بڑھ گئی تھیں۔ خدا اپنی قوم کو اب بھی اسی طرح آزماتا ہے۔ اور اگر وہ اس آزمائش کو برداشت کرنے میں ناکام رہیں، تو وہ انہیں پھر اسی مقام پر لے آتا ہے، اور دوسری بار آزمائش زیادہ قریب سے آتی ہے اور پہلی سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے یہاں تک کہ وہ آزمائش پر پورے اتر آئیں، یا اگر وہ پھر بھی باغی رہیں، تو خدا اپنی روشنی ان سے واپس لے لیتا ہے اور انہیں تاریکی میں چھوڑ دیتا ہے۔" آباء اور انبیاء، 436، 437۔